پریس ریلیز زری پالیسی بیان

25 جولائی 2015ء

اسٹیٹ بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے پالیسی ریٹ کو کسی تبدیلی کے بغیر 6.5 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے

1۔ اقتصادی اظہاریوں میں بہتری کے باعث اسٹیٹ بینک نے اپنی موافق زری پالیسی کا تسلسل جاری رکھا اور مالی سال 15ء کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 300 بی پی ایس کی کٹوتی کی گئی۔ زری پالیسی کے فیصلوں میں معاون ثابت ہونے والے اہم عوامل میں صارف اشاریہ قیمت گرانی (CPI Inflation) میں تیزی سے کمی کے ساتھ اس کے خوش آئند امکانات اور بیرونی کھاتے (External Account) میں بہتری شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مالیاتی خسارے میں کمی اور Extended Fund Facility کے تسلسل کی وجہ سے بازار کے احساسات بہتر ہوگئے۔ اس پیش رفت کا نتیجہ حالیہ مہینوں میں بین الاقوامی ریٹنگ ایجنسیوں کی جانب سے پاکستان کی ریاستی درجہ بندی کے اپ گریڈ ہونے کی صورت میں برآمد ہوا۔ اس طرح حاصل ہونے والے معاشی استحکام کے حقیقی معاشی سرگرمیوں پر مثبت اثرات کی عکاسی آئندہ مہینوں میں ہونی چاہیے۔

2۔ مالی سال 15ء کے تقریباً ہر مہینے میں کمی کے رجحان کو برقرار رکھتے ہوئے اوسط صارف اشاریہ قیمت گرانی (CPI Inflation) جولائی مالی سال 14ء کے 8.6 فیصد سے کم ہو کر جون مالی سال 15ء میں 4.5 فیصد پر آ گئی۔ تاہم، مالی سال 15ء میں زری نرمی کے تاخیر سے مرتب ہونے والے اثرات، مالی سال 16ء میں زری توسیع کی متوقع بلند سطح، گرانی کی توقعات کے نیچے آنے اور مالی سال 15ء کی دوسری ششماہی کے دوران تاریخی لحاظ سے پست گرانی کے اساسی اثر جیسی حالیہ پیش رفت مالی سال 16ء میں داخل ہوتے ہوئے مالی سال 15ء کے ارزانی کے رجحان (disinflationary trend) سے کچھ انحراف کا باعث بنی ہے۔ تاہم، اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی کے مطابق مالی سال 16ء میں اوسط صارف اشاریہ قیمت گرانی کسی تبدیلی کے بغیر 4 سے 5 فیصد کی حد میں رہنے کی توقع ہے جو مالی سال 16ء کے مقررہ ہدف 6.0 فیصد سے کم ہے۔

3۔ اس پیش گوئی کو کچھ خطرات لاحق ہیں۔ مالی سال 16ء میں توانائی کی قیمتوں میں اضافے کا امکان ہے اور جلد خراب ہونے والی غذائی اشیا (perishable food items) پر سیلاب کے منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ تیل کی بلند پیداوار کی پیش گوئیوں اور کمزور عالمی طلب سے پتہ چلتا ہے کہ تیل کی بین الاقوامی قیمتیں ابھی تک اپنی کم ترین سطح تک نہیں پہنچیں۔ تیل کی گرتی ہوئی قیمتوں کے تناظر میں پاکستان کی صارف اشاریہ قیمت گرانی (CPI Inflation) کے حالیہ رجحان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ تخمین شدہ (projected) گرانی، پیش گوئی کی نچلی سطح کے قریب رہ سکتی ہے۔

4۔ اگرچہ مالی سال 15ء میں ہونے والی جی ڈی پی کی 4.2 فیصد نمو مالی سال 14ء کے مقابلے میں کچھ زیادہ تھی لیکن یہ ہدف سے کم رہی۔ خصوصاً، بڑے پیمانے کی اشیا سازی (Large Scale Manufacturing) اور بجلی کی پیداوار میں پست نمو کی وجہ سے صنعتی شعبہ اپنے ہدف کو حاصل نہ کرسکا۔ تاہم تعمیرات، کوہ کنی اور کان کنی کی سرگرمیوں میں تیزی دیکھی گئی۔ بے وقت اور شدید بارشوں کے سبب اہم فصلوں کو نقصانات کے باوجود زرعی شعبہ معمولی اضافہ حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔ گذشتہ چند برسوں کی طرح قابل ذکر تبدیلی خدمات کے شعبے میں دیکھی گئی۔

5۔ پست شرح سود کے ماحول میں صرف کی متوقع بلند سطح، ترقیاتی اخراجات میں منصوبہ بندی کے مطابق اضافہ اور تعمیراتی شعبے کو میزانی ترغیبات سے نمو کو کچھ تقویت حاصل ہوسکتی ہے۔ مزید برآں، چین پاکستان اقتصادی کوریڈور کے تحت انفراسٹرکچر کے منصوبوں پر عملدرآمد سے سرمایہ کاری بحال ہوسکتی ہے۔ ساختی مسائل خصوصاً، توانائی اور سیکورٹی کے متعلق، کو حل کرنے سے سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول پیدا ہوگا جو کہ وسط تا طویل مدت کے دوران پائیدار بنیادوں پر معاشی نمو کے لیے ضروری ہے۔

6۔ مالی سال 15ء کی دوسری ششماہی کے دوران ادائیگیوں کے توازن میں بہتری کا عمل جاری رہا۔ بیرونی پوزیشن (External Position) کو بہتر بنانے والے عوامل میں درآمدی بل میں کمی کے باعث بیرونی جاری کھاتے (External Current Account) کے خسارے میں کمی اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں مستحکم نمو شامل ہیں۔ ای ایف ایف پروگرام کے تحت جائزوں کی کامیاب تکمیل، بین الاقوامی اجارہ صکوک کے جاری ہونے اور پروگرام پر مبنی فنڈنگ سے ذخائر کو بڑھانے میں مدد ملی ہے جس سے بازار مبادلہ (foreign exchange market) میں استحکام پیدا ہو رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے خالص ذخائر آخر دسمبر 2014ء کے 10.5 ارب ڈالر سے بڑھ کر 30 جون 2015ء تک 13.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔

7۔ اس مثبت پیش رفت کے باوجود بعض ساختی مسائل، کمزور عالمی طلب اور اجناس کی کم قیمتوں کے باعث برآمدات مالی سال 15ء میں سکڑ کر 3.7 فیصد رہ گئی ہیں۔ مزید برآں، خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کم ہو کر مالی سال 15ء میں جی ڈی پی کے 0.3 فیصد تک رہ گئی ہے۔ آئندہ برسوں میں سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے کے لیے مزید کام کرنے کی ضرورت ہوگی۔

8۔ تاہم قلیل مدت سے وسط مدت میں، پروگرام سے متعلق رقوم کی وصولی اور یورو بانڈز کے مجوزہ اجرا سے توقع ہے کہ زرِمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کو مدد ملتی رہے گی۔ چنانچہ آخر جون 2016ء تک اسٹیٹ بینک کے خالص ذخائر 4 مہینوں سے کچھ زائد مدت کی درآمدات کے لیے کافی ہوں گے۔ تاہم زرِمبادلہ کے ذخائر میں ہونے والے اضافے کو برقرار رکھنے اور جاری حسابات (Current Account) کو مستحکم بنانے کے لیے نجی رقوم کی آمد اور برآمدات کی بحالی کی ضرورت کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔

9۔ مالی سال 15ء کے نظرثانی شدہ بجٹ تخمینے 5.0 فیصد مالیاتی خسارے کو ظاہر کرتے ہیں جو گذشتہ برس سے کم ہے۔ مالی سال 15ء میں مالیاتی خسارے کے تخمینے میں کمی کی بنیادی وجہ ٹیکس محاصل میں بہتری ہے۔ دوسری طرف زرِاعانت میں کٹوتی اور کم سودی ادائیگیوں کے باوجود مجموعی اخراجات کے بجٹ تخمینوں سے زائد رہنے کا امکان ہے۔ م س 16ء میں مالیاتی خسارے کا 4.3 فیصد ہدف حاصل کرنے کا انحصار گیس انفرااسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس سے 145 ارب روپے اور ایف بی آر کی جانب سے محاصل کے مقررہ ہدف 3104 ارب روپے کے حصول پر ہے۔

10۔ زرِ وسیع (M2) کی نمو میں کمی آئی جو مالی سال 13ء کے 15.9 فیصد سے گر کر مالی سال 14ء میں 12.5 فیصد تک آ چکی تھی تاہم مالی سال 15ء میں یہ دوبارہ معمولی سی بڑھ کر 13.2 فیصد ہوگئی۔ اگرچہ خالص ملکی اثاثے (Net Domestic Assets) زر 2 میں نمو کا سبب بنے تاہم م س 15ء میں خالص بیرونی اثاثے کم (Net Foreign Assets) ہوگئے۔ جاری حسابات کے بہتر توازن کے باوجود بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں تخفیف سرمائے اور مالی رقوم کی کم آمد کا نتیجہ تھی۔ حکومت کے اپنی مالکاری (Financing) کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بینکوں خصوصاً جدولی بینکوں پر انحصار سے بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثے بڑھ گئے۔ اجناس کی خریداریوں اور سرکاری شعبے کے اداروں، دونوں کے لیے جدولی بینکوں کی مالکاری بھی مالی سال 14ء کی نسبت مالی سال 15ء میں خاصی بڑھ گئی۔

11۔ م س 15ء کے دوران نجی شعبے کے قرضے میں 208.7 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ م س 14ء میں 371.4 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ نجی شعبے کے قرضے میں اہم رکاوٹ ساختی دشواریاں اور اجناس کے کم نرخ ہیں۔ مالی سال 16ء میں تعمیرات اور رئیل اسٹیٹ کے شعبوں سے بہتری کی امید ہے جیسا کہ اس بات سے ظاہر ہے کہ ان شعبوں نے مسلسل قرضے استعمال کیے ہیں۔ م س 15ء کی نرم زری پالیسی کے تاخیر سے مرتب ہونے والے اثرات بھی، توقع ہے کہ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کی نمو پر مثبت اثر ڈالیں گے۔ رسدی پہلو سے، قرضوں پر بہ وزن اوسط شرح سود (WALR) اور سہ ماہی ٹی بل کی شرحوں میں پایا جانے والا تفاوت (Spread) قرض گاری (Lending) کو ممکنہ طور پر زیادہ پُرکشش بنائے گا، یہ مالی سال 14ء کے 113 بیسس پوائنٹس (اوسطاً) سے بڑھ کر مالی سال 15ء میں بڑھ کر (اوسطاً) 131 بیسس پوائنٹس ہو گیا۔

12۔ مالی سال 15ء کی تیسری سہ ماہی میں سیالیت کی صورتحال دباؤ میں رہی تاہم چوتھی سہ ماہی میں حکومت کی طرف سے بینکوں کو قرضوں کی خالص واپسی سے یہ کچھ بہتر ہو گئی۔ نرم زری پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے م س 15ء کی تقریباً پوری دوسری ششماہی کے دوران مارکیٹ کی دیگر شرح ہائے سود بھی کم ہوئیں۔ تاہم مئی 2015ء کے گرانی کے اعداد و شمار جاری ہونے کے بعد سے مارکیٹ کے احساسات میں تبدیلی محسوس کی جا رہی ہے۔

13۔ مئی 2015ء میں شرحِ سود کوریڈور (آئی آر سی) فریم ورک میں جدت لانے کے بعد اسٹیٹ بینک نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ بازارِ زر کی اوسط شبینہ شرح (Money Market Average Overnight Rate) نئی متعارف کرائی جانے والی ٹارگٹ (پالیسی) شرح 6.5 فیصد کے قریب رہے۔ اس کے نتیجے میں بازارِ زر کے سودوں (Money Market Operations) کے حجم اور تعداد دونوں میں اضافہ ہوا۔ چنانچہ مئی 2015ء کے زری پالیسی فیصلے کے بعد کی مدت میں شبینہ ریپو ریٹ، 6.5 فیصد پالیسی ریٹ سے اوسطاً 2 بی پی ایس کم رہا۔ جبکہ شبینہ شرح میں کم تغیر پذیری دیکھنے میں آئی ہے۔

14۔ مذکورہ معاشی ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے پالیسی ریٹ کو کسی تبدیلی کے بغیر 6.5 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔